162

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ
# الفضل
قادیان

یوم چہار شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

859-Ch. Fazal Ahmad Sb.
A.D.9 of Schools AAT
Block No. 16
SARGODHA
Distt. Shahpur

| جلد ۳۳ | ۱۵ ماہ ظہور ۱۳۲۴ھ ش | ۶ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۱ |
|---|---|---|---|---|

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۴ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے فون پر ۴ بجے شام یہ اطلاع حاصل کی گئی ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۴ ماہ ظہور۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رمضان المبارک کی وجہ سے مقامی دفاتر ایک بجے کی بجائے دو بجے بند ہوتے ہیں اور ۷ بجے کھلتے ہیں۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد کے رخصت پر ہونے کی وجہ سے ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے بطور قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ڈلہوزی گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب کو کوئٹہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔ کوئٹہ کے ارد گرد کی جماعتیں بھی ان سے فائدہ اٹھائیں۔



# مسٹر مارس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رؤیا

اور

# "پیغام صلح" کا بے ہودہ اعتراض

(از جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے)

۸ اگست ۱۹۴۵ء کے پیغام صلح میں ایڈیٹر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسٹر مارس کے متعلق رؤیا پر اعتراض کیا ہے۔ اور اس کو حدیث النفس ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور مضمون میں نہایت سخت اور نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ہر شخص کو حق پہنچتا ہے۔ کہ جس بات کو وہ دیانتداری سے غلط سمجھتا ہو اس کی تردید کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے کچھ ایسا عناد ہے اور ان کے سینوں میں بغض و حسد کی کچھ ایسی آگ بھڑک رہی ہے۔ کہ ۳۰ سال تک دن رات حضور کو گالیاں دینے سے بھی وہ ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ بہت کم انسان ایسے ہونگے۔ جن کو ان کے مخالفوں نے اتنی گالیاں دی ہونگی۔ جتنی غیر مبایعین کے ناکام و نامراد گروہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دی ہیں۔ اور بہت ہی کم انسان ایسے ہونگے۔ جن کے مخالف ایسے ناکام ہوئے ہوں۔ جیسے غیر مبایعین کا یہ نامراد گروہ ہوا ہے۔ حضور کے خلاف اپنی کوششوں میں پیہم ناکامی کو دیکھ کر کیوں یہ لوگ خدا کے فعل سے نصیحت حاصل نہیں کرتے

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اپنے مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رؤیا کو حدیث النفس قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جو حضور نے فرمایا۔ کہ "میں اس سے پہلے مسٹر مارس کے متعلق ذاتی طور پر کوئی واقفیت نہیں رکھتا۔ مجھے ان کے متعلق بہت ہی کم واقفیت ہے۔ جو نہ ہونے کے برابر ہے" غلط ہے وہ لکھتے ہیں۔

"ہمیں بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ خواب آنے سے پیشتر خلیفہ صاحب کو مسٹر مارس کے متعلق معلومات حاصل تھیں اور ان کی خواب ساز قوت متخیلہ کو کافی مواد مل چکا تھا۔ اور ان کا خواب والا "فرشتہ" جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے نطق سے ان کے قلب خواب پرست پر نازل ہوا تھا . . . . . . قادیانی مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایک ملاقات کے دوران میں سر ظفر اللہ خان صاحب نے انگلستان کے سیاسی اتار و چڑھاؤ کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ صاحب کو مسٹر مارس کے متعلق جملہ معلومات بہم پہنچائی ہیں۔"

آگے وہ ان جملہ معلومات کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔ "چوہدری صاحب کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ انگلستان میں انہیں مسٹر مارس سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مسٹر مارس ناملائم لیکن مضبوط شخصیت کے آدمی ہیں۔ لیبر پارٹی میں ان کا اثر و نفوذ غیر معمولی ہے۔ لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی۔ تو ممکن ہے انہیں وزیر اعظم بنا دیا جائے۔ یا کسی دوسرے عہدہ پر فائز کر دیا جائے وغیرہ وغیرہ" ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ مسٹر مارس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی رؤیا ان "فراہم شدہ معلومات" کا نتیجہ تھی۔

### پیغام کی "فراہم کردہ معلومات" کی حقیقت

پیشتر اس کے کہ میں ایڈیٹر صاحب کے نتیجہ کے متعلق کچھ عرض کروں۔ میں ان "فراہم شدہ قیمتی معلومات" کی حقیقت کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ گزشتہ مرتبہ جب چوہدری صاحب انگلستان تشریف لے گئے۔ تو ایک تو لارڈ ویول کے انگلستان میں قیام کی وجہ سے انگلستان کی سیاست کے متعلق ہندوستان میں دلچسپی بہت بڑھ گئی تھی۔ دوسرے چوہدری صاحب نے برٹش کامن ویلتھ کانفرنس میں انڈین ڈیلیگیشن کے صدر کی حیثیت سے جوشاندار تقریریں کیں۔ اس سے اس دلچسپی میں اور بھی اضافہ ہوا۔ اس لئے کسی مجلس میں چوہدری صاحب کی موجودگی کی وجہ سے انگلستان کی سیاست کا ذکر شروع ہو جانا ایک طبعی بات تھی۔ چنانچہ ایک مجلس میں جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف فرما تھے چوہدری صاحب نے جہاں لارڈ ویول کے انگلستان میں قیام سے جو امکانی فوائد ہندوستان کو حاصل ہونے تھے ان کا ذکر فرمایا۔ وہاں انگلستان کے اس وقت کے سیاسی حالات پر بھی اختصاراً اظہار خیال کیا۔ اسی دوران میں لیبر پارٹی کا ذکر بھی ضمناً آیا۔ اور اس کے لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے ایک دو فقرے سرسری طور پر مسٹر مارس کے متعلق بھی چوہدری صاحب نے کہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ "میں مسٹر مارس سے بھی ملا۔ کچھ rugged سے آدمی ہیں۔ ظاہری آرائش کا خیال نہیں رکھتے۔ ان کا لباس ڈھیلا ڈھالا سا تھا۔ اور سر کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے۔ ویسے وہ لائق آدمی ہیں" اس کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ کہ چوہدری صاحب نے یہ فرمایا۔ کہ "اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی۔ تو ممکن ہے انہیں وزیر اعظم بنا دیا جائے۔ یا کسی دوسرے ممتاز عہدے پر فائز کر دیا جائے"۔

اب غور کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان چند فقرات کو جو معمولی طور پر بسبیل تذکرہ جناب چوہدری صاحب نے کہے۔ اور ایسی گفتگو میں کہے جس میں انگلستان کے بعض دیگر مشاہیر کا بھی ذکر تھا۔ مسٹر مارس کے متعلق "جملہ معلومات" کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ اور ان "جملہ معلومات" کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مسٹر مارس کے متعلق اس بیان کو کہ "مجھے ان کے متعلق بہت ہی کم ذاتی واقفیت حاصل ہے" غلط بیانی قرار دینا کہاں کی دیانتداری اور شرافت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنی رؤیا اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی فراہم کردہ "قیمتی جملہ معلومات"

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے منیار الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سے پہلے یہ معلوم تھا۔ کہ مسٹر مارلیسن مسٹر چرچل کی وزارت میں وزیر ہیں۔ اس بات کا ذکر حضور کے اپنے خطبہ میں موجود ہے اب ایڈیٹر صاحب دیانتداری سے بتائیں کہ مسٹر مارلیسن کے متعلق جو واقفیت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خود پہلے سے حاصل تھی۔ اس میں چودہری صاحب کی فراہم کردہ "جملہ معلومات" نے کیا اضافہ کیا۔ سوائے اس کے کہ ان کی شکل ایسی ہے۔ یا وہ لباس ایسا پہنتے ہیں۔ اور ان معلومات کے حاصل کرنے کے بعد کسی انسان کے ذہن میں مسٹر مارلیسن کی وہ موقر کیفیت کس طرح آسکتی ہے۔ جس کا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی رویا میں ذکر ہے۔ مذکورہ بالا فقرات میں کونسا فقرہ ایسا ہے۔ جس کے متعلق "جملہ معلومات" اور "وقیع معلومات" کے الفاظ استعمال ہوسکتے ہیں۔ یہ بات کہ مسٹر مارلیسن لائق آدمی ہیں اس کا علم تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ان "وقیع معلومات" سے پہلے ہی تھا۔ کیونکہ یقیناً مسٹر چرچل اپنی جنگی وزارت میں دوسری پارٹی کے ایک نالائق آدمی کو سیکرٹری ہوم سیکورٹی جیسا اہم عہدہ نہ دے سکتے تھے اور ان کے وزیر ہونیکا جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو علم تھا۔ اگر ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کے نزدیک "جملہ معلومات" اور "وقیع معلومات" کی یہی تعریف ہے۔ اور یورپ کی سیاسی حالت کے متعلق جس کا انہوں نے اپنے ایڈیٹوریل میں نہایت عالمانہ اور لیڈرانہ شان سے مظاہرہ کیا ہے۔ ان کے جملہ معلومات کی حد لفظ "معلومات" کی اسی تعریف کے مطابق ہے۔ تو انہیں اپنے مضمون میں اس انداز کو اختیار کرتے ہوئے کچھ شرمانا چاہیئے تھا۔

## اہل پیغام کا تمسخر ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا

قطع نظر اس کے کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی فراہم کردہ "جملہ معلومات" میں کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جس کو مسٹر مارلیسن کے متعلق معلومات کہا جاسکے اگر واقعہ میں بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مسٹر مارلیسن کے حالات سے پوری واقفیت ہوتی تو بھی حضور کی رویا کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا تھا۔ مسٹر مارلیسن کے متعلق حضرت امیرالمومنین کی کونسی واقفیت رویا کے ان الفاظ کی محرک ہوسکتی تھی۔ کہ "چالیس سال کے عرصہ تک میرے جیسا کوئی عقلمند آدمی اس ملک میں پیدا نہیں ہوگا"۔ کیا کسی شخص کے متعلق کوئی معلومات کسی دوسرے انسان کے دماغ میں یہ خیال پیدا کرسکتی ہیں کہ چالیس سال تک اس جیسا کوئی انسان اس کے ملک میں پیدا نہ ہوگا۔ اور چودہری صاحب کی فراہم کردہ معلومات میں کونسی بات ایسی تھی جو ایسے شاندار الفاظ کا محرک بن سکتی تھی۔ پھر حضرت امیرالمومنین کی "قوت متخیلہ" نے مسٹر مارلیسن کو کانگڑہ کے ضلع کے ساتھ کس طرح جوڑ دیا۔ اس کی کوئی وجہ بھی ایڈیٹر صاحب نے بتائی ہوتی۔ خود انگلستان ہی کیوں نہ دکھلا دیا جو حضرت امیرالمومنین کا دیکھا ہوا ملک تھا۔

ایڈیٹر صاحب اور ان کے امیر اور دوسرے رفقاء کار سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویاء وکشوف والہامات پر پھبتیاں اڑاتے رہیں۔ ان کی ۳۱ سالہ پھبتیوں نے ہمارا کیا بگاڑا ہے۔ جواب اس نئی "عالمانہ" پھبتی سے کچھ بگڑ جائیگا۔ ہمارے امام کو ۱۱ سال کی عمر سے کشوف والہامات ہورہے ہیں۔ اور اب حضور کی عمر ۵۶ سال سے متجاوز ہے۔ اس عرصہ میں حضور کو سینکڑوں رویاء کشوف والہامات ہوئے ہیں۔ جن کے شاہد احمدیہ جماعت کے ہزاروں ذی علم انسان ہیں اور ان میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو سیاسیات اور علوم حاضرہ سے اگر زیادہ نہیں تو اتنے واقف ضرور ہیں جتنے احمدیہ بلڈنگس میں رہنے والے اصحاب۔ یہ خدا کی عنایت ہے۔ جس کو چاہے وہ عطا کرے۔ ہمارے امام کو اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں خاص طور پر نوازا ہے۔ حسد کرنے والے حسد میں جلتے رہیں لیکن چاند پر تھوکا نہیں جاسکتا۔

## حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے رویاء کے منجانب اللہ ہونے پر یقین

پھر ایمان کو کس قدر بڑھا دینے والی یہ بات ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مسٹر مارلیسن کے متعلق ایک رویا دیکھتے ہیں۔ جو اس کے شاندار مستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔ اور ہزاروں کے مجمع میں منبر سے ایسے وقت میں اس کا اعلان فرماتے ہیں۔ جب کہ انگلستان کا وزیر اعظم بہت بڑی عظمت اور شان اور شہرت کا مالک مسٹر چرچل قدامت پسند پارٹی کا لیڈر ہے۔ اور وہ اپنی عظمت اور اس محبت سے جو ملک کو اس سے ہے۔ پارلیمنٹ کے لئے قبل از وقت انتخاب کرا کے لیبر پارٹی کے اقتدار کو کم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کو یقین ہے۔ کہ وہ انتخاب جیت جائیگا۔ اپنے رویا کے منجانب اللہ ہونے کے متعلق حضور کے اس یقین کو دیکھو کہ کس قدر زوردار الفاظ میں بظاہر ناموافق حالات میں اپنے رویا کو بیان فرماتے ہیں۔ یہ قدر کی جانے والی بات تھی۔ یہ دل میں خدا کا خوف پیدا کرنے والی بات تھی۔ یہ ہنسی اڑانے اور پھبتی کہنے والی بات نہ تھی۔ مگر نامراد حاسد کو کون بتائے کہ تو غلط راستے پر چل رہا ہے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کو اپنے خیال میں حدیث النفس ثابت کرچکنے کے بعد ایڈیٹر صاحب رویا کے اس حصہ پر تنقید فرماتے ہیں۔ جس میں حضور نے رویا کے لفظ کانگڑہ کو انگلستان پر چسپان کیا ہے۔ حضور نے اپنے مذکورہ بالا خطبہ میں فرمایا۔

"پھر ساتھ ہی میرے دل میں یہ سوال بھی پیدا ہوا کہ کانگڑے کے ساتھ ان کا کیا تعلق ہے۔ کانگڑہ ہندوستان کا علاقہ ہے۔ اور یہ انگلستان کے رہنے والے ہیں۔ میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی۔ کہ کانگڑے کا لفظ استعارۃً انگلستان کے لئے بولا گیا ہے۔ اور کانگڑے میں چونکہ آتش فشان پہاڑ ہیں۔ اس لفظ میں انگلستان کی آئندہ حالت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ انگلستان میں بھی بہت کچھ ردوبدل اور اتار چڑھاؤ کا زمانہ آرہا ہے۔ اور جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے ہیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی بعض سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں۔ اور مسٹر مارلیسن کے قول کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے تغیرات اور فساد کے وقت میں سب سے اچھا کام کرنے والا ثابت ہوگا"۔

رویا کے اس حصہ کے متعلق ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" لکھتے ہیں۔

"جناب خلیفہ صاحب کے اس خواب کے پس منظر پر غور کرتے ہوئے یورپ کی موجودہ بحرانی کیفیت کو بھی اچھی طرح سے ذہن نشین کرلینا چاہیئے۔ ....... سارے یورپ کے نظام میں حیرت انگیز انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ صرف انگلستان ہی کانگڑے کی مانند نہیں بلکہ سارا یورپ شعلہ جوالا بن رہا ہے ..... چنانچہ موجودہ حالات کا تقاضا یہی تھا کہ لیبر پارٹی کو اقتدار حاصل ہوتا اور اس اقتدار میں مسٹر مارلیسن کے اثر و نفوذ کا بروئے کار آنا بھی یقینی تھا"۔

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"انگلستان کے بدلے ہوئے حالات اور لیبر پارٹی پارٹی کی موجودگی اور اس پارٹی میں مسٹر مارلیسن کا اثر و نفوذ اور پھر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسے بلند پایہ انسان سے نہایت وقیع معلومات کا حصول۔ یہ وہ عناصر ہیں۔ جن کے ملنے سے خلیفہ صاحب کے خواب اور پیشگوئی کی تشکیل ہوئی"۔

## الیکشن کا پس منظر

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو "وقیع معلومات" مسٹر مارلیسن کے متعلق حضرت امیرالمومنین کو حاصل ہوئیں۔ وہ تو میں اوپر بیان کرچکا ہوں۔ اس رویا کی عظمت کو سمجھنے کے لئے اب ذرا مندرجہ ذیل حقائق پر غور فرمالیا جائے۔

۱۔ یہ رویا حضرت امیرالمومنین کو اپریل کے آخر یا مئی کے شروع میں ہوئی۔ یہ وہ ایام تھے جب جرمنی اپنا آخری دم توڑ رہا تھا۔ اور انگلستان کا نجات دہندہ اور فاتح ہٹلر و جرمنی مسٹر چرچل اپنی پوری عظمت اور قوم میں محبوبیت کے ساتھ انگلستان کا وزیر اعظم تھا۔ اور تہیہ کئے ہوئے تھا کہ اپنے اثر و اقتدار اور قوم میں اپنی محبوبیت سے فائدہ اٹھا کر نئے ہونے والے انتخاب کو جیت جائے۔

۲۔ اس وقت پارلیمنٹ میں قدامت پسند پارٹی (جس کے لیڈر مسٹر چرچل ہیں) کے ممبر چار سو سے زیادہ تھے۔ اور لیبر پارٹی کے پونے دوسو سے بھی کم۔

۳۔ اپنے اثر و اقتدار سے فائدہ اٹھانے کے علاوہ مسٹر چرچل نے نئے انتخاب کو جیتنے کے لئے ایک اور چال بھی چلی۔ جس نے لیبر پارٹی میں گھبراہٹ پیدا کردی۔ چرچل اور ایٹلی (لیڈر لیبر پارٹی) میں یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ جرمنی کی شکست کے کم از کم چار ماہ گذرنے کے بعد نیا انتخاب ہو۔ اور جرمنی کی شکست کے پیش نظر یا بھی سمجھوتہ سے انتخاب کے لئے ماہ اکتوبر مقرر

163

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوا تھا۔ لیبر پارٹی اسی خیال میں تھی۔ کہ نیا انتخاب اکتوبر میں ہوگا۔ اور اسی کے مطابق انہوں نے اپنا الیکشن پروگرام بنایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ پارلیمنٹ کو تڑوانا اور نئے انتخاب کی تاریخ مقرر کرنا موجودہ وزیر اعظم کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے مسٹر چرچل نے فوراً پارلیمنٹ تڑوا کر انتخاب تین ماہ پہلے یعنی ماہ جولائی کے شروع میں مقرر کروا لیا۔ گویا جولائی سے لیکر اکتوبر تک کے عرصہ میں لیبر پارٹی نے اپنے پروگرام کے مطابق الیکشن کے متعلق جو تیاری کرنا تھی۔ وہ اس سے محروم رہ گئی۔ ان حالات میں نیا انتخاب لڑا گیا۔ اور لیبر پارٹی کو ان غیر موافق حالات میں شاندار فتح حاصل ہوئی مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ قدامت پسند پارٹی اپنی غلطیوں کی وجہ سے اپنا پہلا اقتدار بہت حد تک کھو چکی تھی۔ اور لیبر پارٹی کو اپنے سابق اقتدار کی نسبت زیادہ اقتدار حاصل ہو رہا تھا۔ لیکن عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ چرچل کی قوم میں محبوبیت اور اکتوبر کی بجائے جولائی میں انتخاب ہو جانے کی وجہ سے قدامت پسند پارٹی اپنی غلطیوں کے بد اثر سے بہت حد تک محفوظ ہو جائیگی۔ چنانچہ انتخاب کے دوران میں اور انتخاب کے بعد انتخاب کا نتیجہ نکلنے تک قوم میں دو قسم کے خیالات انتخاب کے نتیجہ کے متعلق پائے جاتے تھے۔

(اول) قدامت پسند پارٹی پھر وزارت بنانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن پارلیمنٹ میں اس کے ممبروں کی تعداد سابق کی نسبت کم رہ جائیگی (دوم) لیبر پارٹی برسر اقتدار آ جائیگی لیکن اس کی وزارت بھی محفوظ نہیں ہوگی کیونکہ اسکو اتنی اکثریت حاصل نہیں ہوگی۔ کہ دوسری پارٹیوں کی متحدہ مخالفت کا کامیاب مقابلہ کر سکے۔ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اگر نہیں جانتے۔ تو میں ان کو بتلاتا ہوں۔ کہ سارے انگلستان میں ایک بھی قابل ذکر انسان ایسا نہیں تھا۔ جس کو یہ خیال تک بھی آیا ہو کہ لیبر پارٹی کو مذکورہ بالا مخالف حالات میں وہ اکثریت حاصل ہوگی۔ جو اب اس کو حاصل ہوئی ہے۔ اب لیبر کی پارلیمنٹ میں اتنی اکثریت ہے۔ کہ باقی ساری پارٹیاں مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ۶۲۷ نشستوں میں سے ۴۰۰ کے قریب لیبر پارٹی کو حاصل ہوئی ہیں۔ اب جو بات انگلستان کے کسی مدبر کے خیال میں بھی نہ آ سکتی تھی۔ وہ پیغام صلح کے ایڈیٹر کے نزدیک انتخاب سے دو ماہ پہلے ہمارے امام ایدہ اللہ کی قوت متخیلہ نے پیدا کر دی۔ اگر انسانی قوت متخیلہ کے ایسے ہی اعجاز ہیں۔ تو ہر الہام و وحی قوت متخیلہ کا ہی نتیجہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ایڈیٹر صاحب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر بھی اس رنگ میں غور فرمائیں۔ تو کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ وہ بھی حضرت صاحب کی قوت متخیلہ کا ہی نتیجہ تھے۔ اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اس بات سے بھی بے خبر نہ ہونگے۔ کہ یہ قوت متخیلہ والا اعتراض ایک بوسیدہ طعنہ ہے۔ جو ناکام اور جلے ہوئے حاسد اللہ کے نیک بندوں کو ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں۔

## رؤیا کے دو حصے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی رؤیا کے دو حصے ہیں۔ (۱) انگلستان میں عظیم الشان سیاسی اور اقتصادی انقلاب کا آنا۔ اور اس انقلاب میں مسٹر مارلین کا سب سے اچھا کام کرنے والا ثابت ہونا۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح غور فرمائیں۔ کہ اول تو مذکورہ بالا حالات میں لیبر پارٹی کی جیت کوئی یقینی بات نہ تھی۔ اور اتنی اکثریت جو اس کو اب حاصل ہوئی ہے۔ وہ تو خود مسٹر اٹیلی مارلین۔ بیون اور ڈالٹن جیسے متقدر لیبر لیڈروں کے خیال میں بھی نہ تھی۔ لیکن اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ بھی گئی تھی۔ تو لیبر پارٹی کے بحیثیت پارٹی انتخاب جیت جانے کا یہ لازمی نتیجہ کہاں ہو سکتا تھا۔ کہ مسٹر مارلین بھی لازماً انتخاب میں کامیاب ہوتے بہت ممکن تھا کہ وہ کامیاب نہ ہوتے اور اگر وہ کامیاب ہوتے بھی تو کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قوت متخیلہ نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم کو مجبور کیا تھا۔ کہ وہ ان کو لیڈر آف دی ہوس اور لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل کا عہدہ دے دیں تاکہ وہ ملک و قوم کے بڑے بڑے سیاسی اور اقتصادی مسائل کے متعلق غور کر سکیں اور اپنی پارٹی کی اس بارہ میں زیادہ اچھی رہنمائی کر سکیں۔ اور اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے رؤیا کے باقی حصہ کو پورا کرنے کا سامان بہم پہنچ گیا۔

## رؤیا کا شاندار طریق پر پورا ہونا

یہ ٹھیک ہے۔ کہ انگلستان میں آنے والے سیاسی اور اقتصادی انقلاب کے کچھ آثار موجود تھے۔ لیکن انگریز قوم حد درجہ قدامت پسند واقع ہوئی ہے۔ اور بہت دیر میں اور بڑے غور و فکر کے بعد کسی تغیر کو قبول کرتی ہے۔ یہ قوم فوری جذبات سے زیادہ متاثر نہیں ہوتی۔ کسی اثر کو کلیۃً قبول کرنے سے بہت پہلے وہ آہستہ آہستہ تمام حقائق پر غور کرتی۔ اور پھر آہستہ آہستہ حالات سے متاثر ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ آنے والے تغیر کو اپناتی ہے۔ اور اس طرح اپناتی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی انقلاب ملک میں ہوا ہی نہیں۔ لیکن جولائی کے مہینہ میں یہی انگریز قوم اپنی صدیوں کی پرانی قومی خصلت کو یکدم بھول گئی۔ اور اس کے موجودہ انتخاب نے انگلستان کو کانگڑہ کا ضلع بنا دیا۔ اور اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی رؤیا پوری ہوئی۔ اب اس ملک میں جو انقلابات ہوں گے۔ دنیا ان کو دیکھے گی۔ اس کے علاوہ میرے نزدیک رؤیا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے انگلستان کو کانگڑہ کا ضلع دیکھنے میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ پہلے انگلستان میں ایک سیاسی اور اقتصادی انقلاب آئیگا۔ پھر چونکہ انگلستان سیاسی اور اقتصادی خیالات میں دنیا کا راہ نما ہے۔ اس کے ذریعہ ساری دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ اور لیبر پارٹی کا اس انقلاب میں بہت بڑا حصہ ہوگا۔

## رؤیا کے متعلق چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور مسٹر مارلین کے تاثرات

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو یہ بھی معلوم ہو۔ کہ اس دفعہ جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ولائت کے لئے روانہ ہوئے تو ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کہلو بھیجا۔ کہ ولایت پہنچتے ہی وہ فوراً حضور کے رؤیا کا ترجمہ کر کے مسٹر مارلین کو پہنچا دیں۔ چنانچہ ولایت پہنچتے ہی چوہدری صاحب نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی یہ الیکشن سے پہلے کی بات ہے۔ جب الیکشن کا نتیجہ ظاہر ہوا۔ تو چوہدری صاحب پھر مسٹر مارلین سے ملے۔ اور ان کو حضور کا رؤیا یاد دلایا۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سیاسیات عالم کے ماہر ہونے کا دعوےٰ رکھنے کے باوجود ہمارے امام عالی مقام ایدہ اللہ کو ایسا سادہ لوح نہیں سمجھ سکتے کہ حضور کو رؤیا کا مواد تو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بہم پہنچائیں۔ اور حضور چوہدری صاحب کو ہی فرمائیں۔ کہ وہ مسٹر مارلین کو انگلستان کے زعماء میں سے سب سے پہلا شاہد اس رؤیا کا بنائیں۔ اور غالباً ایڈیٹر صاحب پیغام صلح چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جیسے "بلند پایہ انسان" کو اتنا عقلمند اور ایماندار تو ضرور سمجھتے ہونگے۔ کہ جب ان کو ایسی رؤیا کی تشہیر کا ذریعہ بنایا جا رہا تھا۔ جس کا مواد خود انہوں نے مہیا کیا تھا۔ تو وہ کہہ دیتے کہ اس رؤیا کا سارا مواد تو میرا مہیا کیا ہوا ہے۔ میں اس کو کس طرح منجانب اللہ مان سکتا ہوں۔ مگر چوہدری صاحب کی عقلمندی اور انکی ایمان کی پختگی ہی نے تو ان کو اپنے آقا کا وفادار خادم بنایا ہوا ہے۔ اور وہ حضور کی رؤیا و کشوف والہامات کو منجانب اللہ سمجھتے ہیں۔ پھر مسٹر مارلین جو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سے اپنی پارٹی کی الیکشن کے متعلق تیاریوں سے بہت زیادہ واقف تھے۔ اور ان تیاریوں کی روشنی میں اپنے پارٹی کے الیکشن کو جیت جانے کے متعلق بہت زیادہ معلومات رکھتے تھے وہ تو اپنی پارٹی کی جیت کو ایک بہت بڑا واقعہ قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کو یہ خیال نہ تھا کہ ان کی پارٹی الیکشن جیت جائیگی۔ لیکن احمدیہ بلڈنگس کے ایک گمنام گوشہ کے ایک نہایت ہی معمولی ہفتہ واری پرچہ کے ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ لیبر پارٹی کا الیکشن جیت جانا تو ایک فیصلہ شدہ امر اور بالکل واضح بات تھی۔

ایڈیٹر صاحب کی کج فہمی اور کم علمی کو دیکھئے۔ اور ان کے عالمانہ انداز کو ملاحظہ فرمایئے جس میں وہ حضرت مسیح پاک کے نائب اور اس کے موعود فرزند کے رؤیا صادقہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور پھر غور کیجئے کہ حسد انسان کو کس حد تک حقائق سے اندھا کر دیتا ہے۔ معلوم نہیں احمدیہ بلڈنگس سے خدا کا خوف بالکل ہی کیوں اٹھ گیا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# موجودہ زمانہ میں انصار اللہ کی جماعت

## تمام مخالفین احمدیت کے لئے لمحۂ فکریہ

(۱)

اسلام بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا دین اور قرآن لاریب خدا تعالیٰ کا کلام ہے - یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے قیام اور اپنے کلام کی حفاظت کا ذمہ خود لیا - گذشتہ ساڑھے تیرہ سو سال اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچائی پر شاہد ناطق ہیں - ہر مشکل کے وقت اور ہر خطرہ کے مقام پر اسلام اور قرآن کی اشاعت وحفاظت کے لئے ایسے افراد کھڑے ہوتے رہے (اور آئندہ بھی کھڑے ہوتے رہینگے) جنہوں نے مخالفانہ طاقتوں کا مقابلہ کر کے شیطانی لشکر کو شکستِ فاش دی - اللہ تعالیٰ نے ان کو انصار اللہ قرار دیا - کیونکہ ایسے وقت میں جبکہ مخالفانہ کوششیں خدا کے نام - اس کے کلام اور اس کے دین کی بیخ کنی کے لئے اپنی پوری قوت کے ساتھ حرکت میں آگئی ہوں - جو شخص خدا اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی مدد کے لئے کھڑا ہو وہی اللہ تعالیٰ کی دوستی کا صحیح معنوں میں مدعی قرار دیا جاسکتا ہے - کفر و اسلام کی جنگ اور مذہب و لامذہبیت کی لڑائی میں جو شخص اسلام اور مذہب کی حمایت کے لئے کھڑا ہو یقیناً اور یقیناً وہی شخص اور اس کے ساتھی انصار اللہ کہلانے کے حق دار ہیں - اس کی مخالفت کسی انسان کی مخالفت نہیں بلکہ خود خدا اور اس کے کلام اور اس کے دین کی مخالفت قرار پائیگی - پس ظاہر ہے - کہ جب اسلام کا احیاء اور قرآن کی حفاظت منشائے الٰہی ہے - تو اس منشاء کو پورا کرنے میں کوشاں رہنے والے انسان یا جماعت کو کون عقل مند انسان لمحہ بھر کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا دشمن قرار دے سکتا ہے - ایسا شخص اور ایسی جماعت تو خدا تعالےٰ کے انصار اور خدا تعالیٰ کے عاشقوں کی جماعت قرار دی جاسکتی ہے - اسے اسلام اور قرآن کا دشمن قرار دینا تو خود کو شیطانی گروہ اور دشمنانِ اسلام کی صف میں کھڑا کرتا ہے -

(۲)

اس لحاظ سے مخالفینِ احمدیت کے لئے ایک بہت بڑے فکر اور غور کا مقام ہے - آج سے ساٹھ سال پہلے دنیائے اسلام میں ایک زلزلہ بپا تھا - مسلمان ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گذر رہے تھے - اسلام کا صرف نام - قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا تھا - مسجدیں ظاہر میں تو آباد لیکن حقیقت میں بالکل ویران ہوگئی تھیں - یہاں تک کہ علمائے امت بدترین مخلوق بن گئے - ایسے وقت میں جبکہ مسلمان اندرونی طور پر انحطاط اور زوال کی آخری منزلیں طے کر رہے تھے مسلمانوں کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے - مخالفینِ اسلام کی مخالفت کی رگ پھڑکی - عیسائیت کے علمبرداروں نے اپنی پوری قوت اور پوری طاقت کے ساتھ اسلام کو دنیا سے مٹا دینے کا تہیہ کیا - ہندوستان کے گوشے گوشے میں نہیں بلکہ تمام عالم اسلامی میں عیسائی مشنری اپنی بغلوں میں انجیل دبائے قرآن اور توحید کی مخالفت پر کمربستہ نظر آنے لگے - جگہ جگہ گرجے بنا دیئے گئے - بازاروں - سڑکوں گلیوں درسگاہوں - چوراہوں - شہروں اور دیہات غرضیکہ ہر جگہ علی الاعلان اسلام کی مخالفت کی جانے لگی - پادریوں نے قرآن پر نہایت نازک حملے کئے - قلم اور دولت اسلام کے خلاف جنگ میں نمایاں کام دیتے نظر آنے لگے - نتیجہ یہ ہوا کہ گھروں کے گھر عیسائی ہونے شروع ہو گئے -

دوسری طرف اپنی ہمسایہ ہندو قوم نے مسلمانوں کے اس تنزل کو حریصانہ نگاہوں سے دیکھا - ملک پر مذہبی و سیاسی اقتدار حاصل کرنے کا اس سے بہتر اسے کوئی موقعہ نہ مل سکتا تھا - چنانچہ ہمسایہ ہندو مبلغ بھی قرآن اور اسلام پر منظم طور پر حملہ آور ہوئے - جگہ جگہ آریہ پنڈت اسلام کے مزعومہ نقائص اور ویدِ مت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے جلسے کرنے لگے - کتابیں لکھی گئیں - اور اس طرح ہندوؤں کی طرف سے بھی اسلام کو تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا -

غرض اُس زمانے کے واقعات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ اسلام چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے دشمنانِ اسلام کی سرگرمیاں ہمیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں - جن کا نتیجہ مسلمانوں میں ارتداد کی رو کی شکل میں ظاہر ہوتا دکھائی دیتا ہے

کیا یہ ممکن تھا کہ اس خطرناک اور نہایت ہی تاریک دور میں اللہ تعالےٰ اسلام اور قرآن کی حفاظت کے تمام وعدوں کو فراموش کر کے اسلام کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی زد میں چھوڑ دیتا - اور کیا یہ ہوسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اندرونی بیماریوں اور بیرونی مشکلات کے تدارک کا کوئی سامان پیدا نہ کرتا یہ ناممکن تھا قطعی ناممکن - چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ ایسے نازک دور میں ایک انسان کھڑا ہوا - اس نے پادریوں اور پنڈتوں کے تمام وہ اعتراضات جو وہ اسلام پر کرتے تھے - جمع کئے اُن کے مدلل ومفصل دندان شکن جواب تحریر کئے اور کتابی صورت میں انعامی چیلنج کے ساتھ شائع فرما دیئے "براہین احمدیہ" ایک قلعہ تھا جو اسلام کی حفاظت کے لئے تیار کیا گیا جس کے منصۂ وجود میں آنے کے ساتھ ہی دشمنانِ اسلام کی کامیابی کی امیدوں پر حسرت ویاس کے تاریک بادل منڈلانے لگے - یہ تھی وہ زبردست مدافعانہ کارروائی جو اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل نے کفر و اسلام کی جنگ میں اسلام کے دشمنوں کے خلاف اختیار کی - وہ قرآن کی محبت اور اسلام کی اشاعت کی تڑپ اپنے دل میں رکھتا تھا - وہ حقیقی معنوں میں غلام احمد تھا اس کی رگ رگ میں احمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سرایت کر گئی تھی - وہ اسلام اور قرآن کی سچی محبت اپنے دل میں رکھنے والا قوم احمد کا حقیقی غمخوار اور بہی خواہ ان مدافعانہ کوششوں پر بھی قانع نہ ہوا - اس نے پوری قوت کے ساتھ کفر کے لشکر پر ہلہ بول دیا - اور دشمنانِ اسلام کے خلاف جارحانہ کارروائی سے بھی گریز نہ کیا بلکہ تمام دیگر مذاہب کے نقائص اور خامیوں پر مشتمل کتب شائع کر کے دشمن کے گھر کی بنیادوں کو ہلا دیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں مسلمان اسلام جیسی نعمت کو ہاتھ سے کھونے سے بچ گئے - وہاں خود فرزندانِ کفر اس روحانی باپ کے قدموں میں آکر پناہ گزیں ہونا شروع ہو گئے -

یہ تھی وہ تائید وحمایتِ اسلام جس کی بنیاد آج سے قریباً ساٹھ سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رکھوائی -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف دلائل وبراہین سے پُر کتب شائع فرمائیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی اندرونی کمزوریوں اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک جماعت کا قیام فرمایا - تا مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہو کر اشاعت وحفاظتِ اسلام کے اہم ترین فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوسکیں - چنانچہ جب اسلام کی تائید اور عیسائیت وہندومت وسکھ دہرم کی خامیوں پر مشتمل کتب شائع ہوئیں تو اس جماعت کے افراد نے جو اسلام کی اشاعت کی سچی تڑپ اور اللہ تعالیٰ کے نام کو دنیا میں قائم کرنے کا حقیقی جوش اپنے دل میں رکھنے والی ہے - ان دلائل وبراہین پر مشتمل کتب کو اپنے ہاتھ میں لیا اور جہاں جہاں اسلام کے دشمن کام کرتے دکھائی دیئے اسلام کی فوج کے یہ سپاہی وہیں جا دھمکے اور اس علم اور بصیرت کی روشنی سے جو خدا تعالیٰ کے موعود کے ذریعہ اُن تک پہنچی تھی باطل کی تاریکی کو دُور کرنے میں کوشاں نظر آنے لگے -

(۳)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین حضرت امیر المومنین مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذاتِ بابرکات کے ذریعہ اسلام وقرآن کی اشاعت وحفاظت کا فریضہ سرانجام پا رہا ہے - موجودہ زمانہ میں بھی ہر مذہب کے خلاف ایک منظم مہم جاری ہے - بلکہ یہ مہم جہاں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ہندوستان یا اس کے گرد ونواح کے چند علاقوں تک محدود تھی وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانے میں دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جاری کی گئی - چنانچہ موجودہ زمانہ میں اسلام کے مُنّاد اپنے ہاتھوں میں قرآن شریف لئے دنیا کے ہر گوشے میں پہنچ گئے اور اس اسلامی فوج نے کفر پر ہر جہت سے حملہ شروع کر دیا - اسلام کے ان جان نثار سپاہیوں کے طبقۂ نسواں نے خود عیسائیت کے مرکز میں جہاں سے عیسائی پادری ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجے جاتے - مسجد تعمیر کر کے اسلامی مشن قائم کر دیا - جہاں سے دن رات خدائے واحد کا نام پکارا جانے لگا - اور اسلام کے قیام کی منظم جدوجہد شروع ہو گئی - لیکن ان تمام کوششوں اور جماعتِ احمدیہ کی اشاعت اسلام کی گذشتہ تمام مساعی کے علاوہ موجودہ وقت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کو کفر اور دہریت کے مقابلہ کا ایک نیا موقع عطا ہوا ہے - جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے صداقت احمدیت کا ایک عظیم الشان نشان ہے -

164
Digitized By Khilafat Library Rabwah

موجودہ وقت میں اسلام کو جس خطرناک فتنے کا مقابلہ درپیش ہے۔ یا تھوڑے دنوں تک جو فتنہ اپنی تمام قوت و طاقت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ وہ "کمیونزم" کا فتنہ ہے۔ یقیناً یہ فتنہ بہت ہی زبردست اور خطرناک ہے۔ جیسا کہ ایک خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اسکی وضاحت فرما چکے ہیں۔ یہ وہ فتنہ ہے۔ جس کی خبر گذشتہ انبیاءؑ نے دی۔ اور اسے بہت بڑا فتنہ قرار دیا۔ چنانچہ یہ فتنہ اب ظاہر ہو چکا ہے۔ مختصر الفاظ میں یہ فتنہ لامذہبیت کا علمبردار ہے۔ دہریت کی ایک تحریک ہے۔ جو وسیع پیمانے پر جاری کی گئی ہے۔ اس تحریک کی اشاعت کے لئے ایک زبردست حکومت کوشاں ہے۔ جو مال و زر آدمیوں اور کتابوں کی اشاعت کی فراوانی سے تمام دنیا پر چھا جانے کی کوششوں میں ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ اس فتنہ کی اہمیت جس قدر بھی بیان کی جائے۔ کم ہے۔ اب ایک طرف اگر دہریت کے اس فتنے کو رکھا جائے۔ جو مذہب اور خدا کا دشمن ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کو جو خدا اور مذہب کے قیام کا علمبردار ہے۔ تو صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ اس تحریک کی زد سب سے پہلے اسلام پر پڑتی ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی جماعت احمدیہ نے اپنے فرض کو فراموش نہیں کیا۔ بلکہ لاہور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "کمیونزم" کے خلاف ایک تقریر فرمائی۔ جس میں اسلامی تعلیم کی برتری اور تحریک کمیونزم کے نقائص بیان فرمائے۔ یہ تقریر کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے۔ اور انشاء اللہ "کمیونزم" کے قلعہ کو مسمار کرنے میں جماعت کی کوششوں میں ہتھیار کا کام دیگی۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منظم طور پر اپنی تمام جماعت کو اس تحریک کا مقابلہ کرنے کی ہدایت فرما چکے ہیں۔ پس اس دہریت کی رو کو روکنے کے لئے اکیلی جماعت احمدیہ ہی میدان میں کودی ہے۔ گو اس تحریک کے مقابلہ میں بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارے ہاتھوں ہی کفر کی یہ فوج بھی پسپا ہوگی۔ مگر افسوس مسلمان حکومتوں پر اور تف ہے ہمدردِ اسلام انجمنوں اور جماعتوں پر کہ ان میں سے کسی کی توجہ بھی اس فتنہ کی طرف مبذول نہیں ہوئی۔ کسی نے بھی اسلام کو اس پھیلتی ہوئی دہریت کی زد سے بچانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔ ہاں اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے کچلنے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا کیا۔ تو وہ جماعت احمدیہ کا موجودہ امام ہے۔ حیرت پر حیرت ہے مسلمانوں کی سمجھ پر اور تعجب پر تعجب ہے اس قوم کی عقل پر کہ وہ اس صاف اور واضح امر کو سمجھنے سے محروم ہے۔ کہ اسلام پر جب کسی طرف سے مخالفانہ حملہ ہوتا ہے۔ تو صرف جماعت احمدیہ ہی میدان میں اس کا مقابلہ کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جہاں کہیں بھی کفر و اسلام کا مقابلہ ہو۔ جماعت احمدیہ اسلام کی حمایت میں کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور جہاں کہیں بھی مسلمانوں کی بہبودی اور حفاظت کا سوال ہو۔ جماعت احمدیہ ہی اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں دکھائی دیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا حق کی حفاظت کے لئے شیطان آسمان سے اترا کرتے ہیں؟ کیا اسلام کی حفاظت اور قرآن کی اشاعت کی توفیق کافروں کے گروہ کو مل سکتی ہے؟ کیا یہ باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ بھٹکی ہوئی قوم راہبر کے فرائض سرانجام دے؟ اگر تو احمدیت نعوذ باللہ کفر ہے۔ اور اگر جماعت احمدیہ الٰہی نہیں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ اشاعت اسلام اور حفاظت قرآن جیسی اہم خدمت کرنے کی اس گروہ کو کیوں توفیق مل رہی ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ قرآن کی تفسیریں اور مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے۔ "ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کا جواب" "کمیونزم" کے خلاف منظم تحریک اور کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کی اشاعت۔ پادریوں اور پنڈتوں کے اعتراضات کے جواب اور ہر مذہب کے نقائص اور خامیوں کی اشاعت کی توفیق جماعت احمدیہ کو ہی ملی۔ کوئی اور جماعت ان میں سے کوئی کام بھی نہ کر سکی۔ پھر واقفین زندگی کی تحریک جس کے نتیجہ میں بیسیوں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان اپنے گھر بار عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور کئی باہر جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ آخر یہ سب سعادتیں جماعت احمدیہ کے ہی حصے میں کیوں آ رہی ہیں۔ یہ واقعات صاف بتاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک موجودہ زمانے میں اسلام کی صحیح اور سچی خدمت کرنے والی جماعت جماعتِ احمدیہ ہی ہے۔ اس کی تائیدات اور نصرتیں اس کے شاملِ حال ہیں۔ کیونکہ آج دنیا میں یہی انصار اللہ کی جماعت ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلامی حکومتیں اور مسلمانوں کی ہمدردی اور اسلام کی حمایت کی مدعی سینکڑوں جماعتیں اور انجمنیں مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی اسلام کی اشاعت اور قرآن کی حفاظت و خدمت کرنے کی وہ توفیق عطا نہیں ہوئی۔ جو جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

(۴)

یہ بات اہل پیغام کے لئے بھی قابل غور ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ منسوب ہوتے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ ان کی پارٹی نے موجودہ زمانہ میں "کمیونزم" جیسے عظیم الشان فتنہ کے خلاف کونسی منظم کوشش کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نشانات ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے نوازا۔ وہاں اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اس نعمت سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ بلکہ اگر لمحہ بھر کے لئے غور کیا جائے۔ تو یہ امر اپنی ذات میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کی صداقت کا ایک بڑا زبردست ثبوت ہے کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے دشمنانِ اسلام کے مقابلہ کی توفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عنایت فرمائی۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک یہ زبردست مماثلت بھی قائم فرما دی۔ کہ حضور کو اس زمانہ میں پیدا شدہ فتنوں کے خلاف اسلام کی خدمت کی نمایاں طور پر توفیق عطا فرمائی۔ اور صاف طور پر ظاہر فرما دیا۔ کہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر کہلانے کے حضور اور صرف حضور ہی حقدار ہیں۔

(۵)

پس جیسا کہ ابتدا میں بیان ہوا ہے۔ کہ اسلام و قرآن کی اشاعت و حفاظت سچے اور صحیح مسلمان کا فرض ہے۔ یہی منشاء الٰہی ہے۔ اس منشاء کو پورا کرنا جماعت احمدیہ کا اصل کام ہے جسکو وہ گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے سرانجام دے رہی ہے۔ اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت دراصل اسلام اور قرآن کی مخالفت ہے۔ پس مخالفین احمدیت غور فرمائیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو کس گروہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلام اور قرآن کی مخالفت کرکے ہمیشہ ہمیش کے لئے تباہی کے گڑھے میں گر جائیں۔ یا وہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اسلام اور قرآن کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کریں؟ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفوں کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا وہ دیکھیں کہ احمدیت کی مخالفت اختیار کر کے وہ اپنے آپ کو کس خطرناک مقام پر کھڑا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کی مخالفت سے باز رہنے کی بلکہ احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ اس زمانہ میں یہی انصار اللہ کا گروہ ہے۔ جو اسلام اور قرآن کی حقیقی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو وقت کی نزاکت کو پہچانیں اور انصار اللہ کی جماعت میں شامل ہو کر آئندہ نسلوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے کا موجب بنیں۔

خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم-اے سٹوڈنٹ از گجرات۔

## چندہ منارۃ المسیح ہال کی یاددہانی

اگرچہ چندہ منارۃ المسیح ہال کی ادائیگی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پانچ سال کی مہلت عطا فرمائی ہے۔ تا کہ اس عرصہ میں جس وقت اور جس طور پر کسی دوست کو توفیق ملے وہ اپنی موعودہ رقم آسانی کے ساتھ ادا کر سکے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ جو احباب خدا کے فضل سے یکمشت ادا کرنے کی توفیق رکھتے ہیں۔ یا چند اقساط کے ذریعہ پانچ سال سے کم عرصہ میں ادا کر سکتے ہیں۔ وہ بھی اپنے وعدہ کی ادائیگی کو خواہ مخواہ لمبے عرصہ تک ملتوی کر دیں۔ لیکن وصولی چندہ کی رفتار بہت سست ہے۔ چنانچہ اب تک بمقابلہ وعدہ کی رقم -/2,40,500 روپے کے صرف -/4,330 روپے وصول ہوئی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ اپنے وعدوں کی ادائیگی میں جلدی کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا سفر ملتان

میں اس وقت بستر علالت پر ہوں۔ نہیں جانتا اس دنیا میں اٹھونگا یا عالم ابدی کی طرف قدم اٹھاؤں گا۔ ابھی ابھی ڈاک میں الفضل ۳ اگست ۱۹۴۵ء آیا۔ اور اس کے صفحہ ۲ پر میں نے مخدومی صلاح الدین صاحب کا مضمون حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سفر ملتان کے متعلق پڑھا۔ جو انہوں نے اس سلسلہ کے پہلے مضامین کی اصلاح کے لئے لکھا ہے۔ مجھے ان مضامین کو پڑھ کر سخت کوفت ہوئی۔ کہ سلطان القلم کے خدام جن میں علماء اور نو تعلیم یافتہ نوجوانوں کی کثرت ہے۔ وہ اپنے سلسلہ کی تاریخ کے موٹے موٹے واقعات سے ناواقف ہیں۔ مجھے ہمیشہ تاریخی غلطیوں پر دکھ ہوا ہے اور تو اور بعض روایات کو پڑھ کر تو سخت کرب ہوا۔ میں نے کوشش کی تھی۔ کہ ایسی روایات کی اصلاح کرتا جاؤں۔ مگر مجھے معلوم ہوا۔ کہ اصلاحی مضامین چھپ نہیں سکتے۔ یہ واقعہ میں نے محترم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد سے مرحوم محمود عرفانی کے سامنے بیان کیا۔ تو وہ افسوس کے ساتھ خاموش ہو گئے۔ میرے دل میں یہ ایک دکھ ہے۔ اور آجکل بوجہ علالت جب ان خیالات کا ہجوم ہوتا ہے۔ تو بے چین ہو جاتا ہوں۔ غرض یہ سخت دکھ کی بات ہے۔ کہ واقعات صحیح بھی تاریخی اغلاط کی وجہ سے ساقط الاعتبار ہو جاتے ہیں۔ میں اس وقت ضبط نہ کر سکا۔ میرا قلم لغزش کرتا ہے۔ بیٹھنے کی پوری طاقت نہیں۔ تاہم میں باوجودیکہ میرے پاس دستاویزی مواد (الحکم کے فائل) نہیں ہیں۔ میں اپنے حافظہ کی مدد سے اس غلطی کی اصلاح دکھ کے ساتھ کرنے پر مجبور ہوں۔ اور مضمون نگاروں سے بدیدہ گریاں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب تک انہیں صحیح علم نہ ہو۔ وہ تاریخی واقعات پر قلم اٹھانے سے پرہیز کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جولائی ۱۹۱۰ء کے آخری ہفتہ میں ملتان بغرض ادائے شہادت تشریف لے گئے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ طبی شہادت تھی۔ اور ۲۶ جولائی ۱۹۱۰ء تاریخ مقرر تھی۔ اور آپ نے اپنی غیر حاضری میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو امام مقرر فرمایا تھا۔

ملتان میں آپ نے ایک لیکچر بھی دیا تھا۔ آپ کی واپسی ۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو بعد دوپہر ہوئی۔ لاہور میں بھی آپ نے تین دن قیام کیا تھا۔ اور قادیان میں آپ کی واپسی لغتۃً تھی کسی کو علم نہ تھا۔ میرے اس بیان کی تحریری صداقت الحکم ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء اور ۷ اگست ۱۹۱۰ء سے ثابت ہو گی۔ اور بدر ۱۹۱۰ء کے آخر جولائی اور اگست کے ابتدائی پرچوں سے مزید تائید ہو گی۔ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب اس سفر میں ساتھ تھے۔ انہوں نے تفصیلی حالات نوٹ کئے تھے۔

یہ ہے اصل واقعہ تاریخی جہاں تک نفس واقعہ کا سوال ہے نہ تو صحیح ہے سفر کے سال کے متعلق چوہدری غلام احمد خان صاحب کا بیان صحیح ہے۔ محترم میاں صلاح الدین صاحب کو اور چیمی خان صاحب فرزند علی خان صاحب کو سہو ہوا ہے۔ آخر میں بذریعہ الفضل سے یہ آں گروہ ہیکا از ساغر وفا مستند زما پیام رسانید ہر کجا ہستند

التماس ہے کہ اپنے اس ضعیف البنیان خادم کے لئے درد دل سے دعا کریں مولیٰ کریم گناہوں کو معاف کرے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ خادم

## ان احباب کی توجہ کیلئے جن کو اخبار نہیں ملتا

روزانہ ڈاک میں کسی نہ کسی دوست کی طرف سے یہ شکایت موصول ہو جاتی ہے کہ اخبار باقاعدہ نہیں ملتا بعض اوقات دو دو تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ اور بعض ملتے ہی نہیں۔ ایسی شکایات اکثر C۔A۔E۔S کے علاقہ سے آتی رہتی ہیں ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں اس دفتر کا تعلق ہے پوری کوشش اور احتیاط کے ساتھ ہر خریدار کو روزانہ پرچہ ارسال کیا جاتا ہے اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ کسی کا پرچہ رہ نہ جائے اور پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بے قاعدگی راستہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے دفتر سے اس رنگ میں تعاون کریں کہ پرچہ کے بے قاعدہ ملنے یا نہ ملنے کے ہر واقعہ کی اطلاع G۔M۔P لاہور کو لکھ کر بھجوایا کریں۔ ایسی شکایات پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے احباب اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے

خاکسار منیجر الفضل

## احباب جماعت اور عہدیداران توجہ کریں

جماعتوں کی اطلاع کے لئے بار بار اخبارات میں اعلانات ہوئے۔ اور جماعتوں کو انفرادی طور پر بھی خطوط روانہ کئے گئے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ اور نظارت تعلیم نے مشترکہ طور پر احباب جماعت کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے اور دینی معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک کلاس ۱۵ اگست تا ۲۵ ستمبر جاری کی ہے۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بہت کم نمائندوں کی اطلاع ملی ہے۔ براہ کرم عہدہ داران فوری توجہ فرمائیں اور ایک نمائندہ ۱۴ اگست تک قادیان بھجوا دیں۔ اور ہمیں قبل ازیں اطلاع دیں۔

(صدر سب کمیٹی تعلیم القرآن خدام الاحمدیہ و نظارت تعلیم)

## سالانہ اجتماع کے انتظامات کی تقسیم

سالانہ اجتماع کے لئے مرکز میں چار ماہ قبل انتظامات شروع ہو چکے ہیں (اس ضمن میں مجلس عاملہ مرکزیہ کا پہلا اجلاس ۱۹ احسان / جون کو بلایا گیا۔ اس اجلاس میں حسب ذیل فیصلے ہوئے۔ مقام اجتماع: مقام اجتماع کے لئے دارالشکر کا وہی میدان تجویز ہوا۔ جہاں ۲۱-۱۹۴۲ء میں سالانہ اجتماعات ہوئے تھے۔ مقام اجتماع نہایت موزوں جگہ پر تجویز کیا گیا ہے۔ عام آبادی سے باہر بھی ہے۔ اور پھر قریب بھی ہے۔ اجتماع کی تاریخیں:۔ ۱۹-۲۰-۲۱ اخاء / اکتوبر کی تاریخیں اجتماع کے لئے مقرر کی گئیں۔ ان ایام میں موسم بھی خوشگوار ہوتا ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ڈلہوزی سے واپس دارالامان تشریف لے آئیں گے۔ انشاء اللہ

اجتماع کے متعلق انتظامات کی تقسیم حسب ذیل تفصیل سے فیصلہ ہوئی۔ تمام انتظامات کے لئے منتظمین مقرر کئے گئے:۔

منتظم سپلائی:۔ چوہدری ظہور احمد صاحب۔ نائب چوہدری غلام احمد صاحب بشیر۔ منتظم روشنی و آلہ نشر الصوت مرزا منور احمد صاحب۔ منتظم طعام۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب۔ نائب صاحبزادہ خان مسعود احمد خان صاحب ماسٹر غلام حیدر صاحب۔ منتظم پہرہ صاحبزادہ خان عباس احمد خان صاحب۔ منتظم صفائی و آب رسانی مہتمم صاحب وقار عمل۔ منتظم طبی امداد۔ مہتمم صاحب خدمت خلق۔ نائب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب منتظم اوقات:۔ بشارت الرحمٰن صاحب۔ نائب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ نگران کیمپ۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب۔ منتظم اخلاقی مقابلے۔ مہتمم تربیت و اصلاح منتظم علمی مقابلے۔ مہتمم تعلیم۔ منتظم ورزشی مقابلے مہتمم ذہانت و صحت جسمانی۔ پروپیگنڈا۔ صوفی گو سوامی مہتمم صاحب تبلیغ۔ منتظم مقام اجتماع۔ ملک عطاء الرحمٰن منتظم تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین۔ معتمد

〃 انتخاب صدر معتمد منتظم شوریٰ 〃

〃 تلقین عمل 〃 〃 اشاعت 〃

〃 دفتر مرکزیہ 〃 〃 نامہ نگار 〃

گزشتہ اجتماعات کے بعض تجربات کے ماتحت اس دفعہ نگران کیمپ کا عہدہ بڑھایا گیا تاکہ کیمپوں کی اندرونی نگرانی کی جائے اور پروگرام کو مقررہ اوقات کے مطابق چلانے کے لئے اس دفعہ ایک منتظم اوقات مقرر کیا گیا ہے۔ وقت کی پابندی کی نگرانی اس منتظم کے ذمہ ہوگی۔ امید ہے مجلس کے یہ دو اقدام بہت مفید ثابت ہوں گے۔

منتظمین کے علاوہ دو کمیشن بھی تجویز ہوئے ہیں۔ یکمشن غیر حاضر ان منتظمین صاحب اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب پر مشتمل ہے۔ جو مقامی غیر حاضر خدام کے متعلق تحقیق کرے گا۔ اور اس کی رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں پیش کرے گا۔ کمشن اصلاح۔ ایک مہتمم۔ ایک قائد اور ایک زعیم پر مشتمل ہوگا۔ جو اجتماع کے دوران میں حسب ضرورت ذرائع اصلاح تجویز کرے گا۔

اس اجلاس میں اخراجات کو بھی بحث میں لایا گیا۔ اور اس ضمن میں فیصلہ ہوا کہ ہر مقامی خادم سے ڈیڑھ سیر آٹا اور نصف پاؤ گھی لیا جائے اور ہر مقامی اور بیرونی خادم سے ۸ آنے چندہ سالانہ اجتماع جمع کیا جائے۔ مگر بعد کی اطلاعات کے مطابق اس وقت آخری فیصلہ یہ ہے کہ ہر خادم سے بجائے دو کے ایک روپیہ چندہ سالانہ اجتماع وصول کیا جائے

سالانہ اجتماع کے لئے مجلس عاملہ کے پہلے اجلاس میں ایک سب کمیٹی تجویز ہوئی جس کے ذمہ یہ لگایا گیا کہ وہ گزشتہ سالانہ اجتماع کے متعلق آمدہ آراء کو خلاصۃً پیش کر دے اس سب کمیٹی کی رپورٹ آئندہ اجلاس میں پیش ہو کر فیصلہ شدہ تجاویز متعلقہ انتظامات کو بھجوا دی جائیں۔ اور پھر اسی سے اگلے اجلاس میں تمام انتظامات اپنے اپنے کاموں کی مفصل سکیمیں پیش کریں۔

سب کمیٹی مذکورہ منتظم صاحب سپلائی۔ منتظم صاحب صفائی و آب رسانی اور معتمد (صدر کمیٹی) پر مشتمل تجویز ہوئی

مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی حلقوں اور مذکورہ انتظامات میں پوری سرگرمی سے کام ہو رہے ہیں

خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمٰن نامہ نگار سالانہ اجتماع

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

**نمبر ۷۸۹۷** منکہ شیخ حمید ولد شیخ جمعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد دس بارہ بیگہ زرعی زمین قیمتی /۲۰۰۰ اور مکان خام قیمتی /۳۰۰ روپے جس میں ہم چھ بھائی شریک ہیں۔ اس کی تقسیم اب تک نہیں ہوئی۔ جب بھی میرے حصہ میں جائیداد آوے گی۔ اس کی صحیح تعداد اور قیمت سے مجلس کارپرداز کو اطلاع دیدوں گا۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت /۴۵ روپے ماہوار ہے۔ جو کم و زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد شیخ حمید موصی بزبان اڑیہ۔ گواہ شد فیاض الدین۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

**نمبر ۷۸۳۱** منکہ عبدالحی ولد بابو عبدالغفور صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ محلہ فضل قادیان ایک کنال زمین سفید دارالبرکات قادیان میں ہے۔ جو دو بھائی اور ایک بہن کے درمیان مشترک ہے۔ تنخواہ ماہوار /۸۵ روپے ہے۔ میں اپنے حصہ کی جائیداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالحی ۱۱۱۳۲۶/۷۷ انڈین انجنیئرنگ ورکشاپ سائوتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ۔ گواہ شد فضل الٰہی خان تاجر چوب قادیان۔ گواہ شد کلیم الرحمن محلہ دارالبرکات

**نمبر ۷۸۶۳** منکہ ملک منور احمد ولد ملک حبیب الرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم واقف زندگی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ فتح اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں نے خدمت اسلام کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اس وقت تحریک جدید کی طرف سے مجھے /۳۵ روپے ماہوار گزارہ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اے خدا تو میری اس وصیت کو اشاعت اسلام کے لئے قبول فرما۔ العبد ملک منور احمد دارالواقفین گواہ شد۔ حبیب الرحمان اے ڈی آئی آف سکولز کیمبل پور۔ گواہ شد عبدالاحد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

---

**نمبر خریداری کے بغیر** دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کرسکتا۔ (مینجر)

---



# اخبار "الفضل" کی ترقی

* اخبار الفضل کی ترقی کی ایک موثر صورت یہ ہے کہ جن دوستوں کی خدمت میں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ انہیں وصول فرمالیں اور واپس کرکے دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں اس صورت میں دفتر کے نقصان کے ساتھ ان کو بھی بہت بڑا نقصان ہوگا۔ کیونکہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روح پرور اور ایمان افروز خطبات ملفوظات اور ارشادات سے محروم ہو جائینگے

(مینجر)



---



# حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں الکاعہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان



---



# کاغذ

## اب زیادہ آسانی سے۔ اور کنٹرول کے داموں پر مل سکتا ہے

غیر سرکاری ضرورتوں کے لئے اب کاغذ کی مہیا مقدار بڑھادی گئی ہے۔ ہندوستانی کارخانوں کا بنا ہوا، نیز باہر سے درآمد کیا ہوا کاغذ اب اور زیادہ مقدار میں پبلک کے لئے دیا جا رہا ہے۔

اس اضافے کی بنا پر "پیپر کنٹرول (راکانی) آرڈر ۱۹۴۴ء" کی دفعات میں کافی رعایتیں کر دی گئی ہیں۔ درسی کتابیں چھاپنے والوں کا حصۂ رسد (کوٹا) ۱۹۳۹ء کے کل خرچ کے ۵۰ فیصدی کی بجائے ۸۰ فی صدی تک کر دیا گیا ہے۔ اور دوسروں کا حصۂ رسد ۱۹۴۳ء کے کل خرچ کے ۳۰ فی صدی کی بجائے ۶۰ فی صدی تک۔

لازمی ضرورتوں کیلئے اب کاغذ زیادہ آسانی سے اور کنٹرول کے داموں پر مل سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ کنٹرول کی تدابیر کارگر ثابت ہو رہی ہیں۔

حالات سے باخبر رہئے۔ اپنے حقوق طلب کیجئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**گوام ۱۴؍اگست۔** ابھی ابھی گوام ریڈیو سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ اتحادی جہازوں نے ہانشو کے جزیرہ اور کوریے کی بندرگاہ پر بم برسائے۔ یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔

**واشنگٹن ۱۴؍اگست۔** جاپان نے جمعہ کے روز ہتھیار ڈالنے کی جو پیشکش کی تھی۔ اس کے بعد امریکی جہازوں کا یہ پہلا حملہ اس بات کا اعلان ہے۔ کہ بھاری بمباروں کے حملے جاپان پر برابر جاری رہینگے۔ اس حملہ پر کیوشو اور شکوکو کو نشانہ بنایا گیا۔ اور چار سو سے زیادہ فائٹروں اور بمباروں نے اس میں حصہ لیا۔

**ماسکو ۱۴؍اگست۔** منچوریا میں روسی فوجیں ۳۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور ایک ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ کوریا میں بھی پیشقدمی کر کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہوائی جہاز اپنی میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

**ماسکو ۱۴؍اگست۔** سکھالین میں روسی دستے دو جگہ کنارے پر اترے ہیں۔ یہ جاپان کے قبضہ میں ہے۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** منیلا سے جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بورنیو میں ۵۷۰۰ سے زیادہ جاپانیوں کی لاشیں گنی جا چکی ہیں۔ اور ۵۰۰ کو قیدی بنا لیا گیا۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** گوبن ول کے ٹاپو میں آسٹریلی فوجوں کے آگے جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

**پیرس ۱۴؍اگست۔** امید ہے۔ آج مارشل پیٹاں کے مقدمہ کی کارروائی ختم ہو جائیگی۔

**برسیلز ۱۴؍اگست۔** بلجیئم کی تحریک مزاحمت کے ارکان کو خفیہ ہدایات دی جا رہی ہیں۔ کہ وہ اپنے اسلحہ جو انہیں دوران جنگ میں ملے۔ حکومت کے حوالے نہ کریں۔ فرانس سے ابھی تک بلجیئم میں ہتھیار بھیجے جا رہے ہیں۔ پولیس نے کئی جگہ چھاپے مارے۔ مگر قرار واقعی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ملک میں سخت فساد کا خطرہ ہے۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** کچھ عرصہ ہوا۔ سنگاپور میں ملایا کی حفاظت کرنے والی تمام جاپانی فوجوں کا کمانڈر انچیف پہنچا ہوا ہے۔ اس شخص کا نام سوشیرو ٹاگاکی ہے۔ اور وہ جاپان کا ظالم ترین آدمی ہے۔ یہ شخص ان ۵ سینٹروں میں سے ایک ہے۔ جو جنگ کے ذمہ وار ہیں۔ اور اب تک جاپان اپنی جنگ کو ان کے زیر ہدایت چلاتا رہا ہے۔ اگر اس شخص نے ہتھیار ڈال دینے کے حکم کو منظور کر لیا۔ تو یہ بات یقینی ہے۔ کہ ایسٹ انڈیز جنوب مغربی بحرالکاہل اور چین کی تمام فوجوں کے کمانڈر اس کی پیروی کرتے ہوئے ہتھیار ڈال دینگے۔

**سڈنی ۱۴؍اگست۔** ریڈیو سے جنگ بند ہونے کا اعلان سنکر یہاں بہت جوش پھیل گیا۔ اور پر جوش مظاہرے کئے گئے۔ ایک لاکھ اشخاص نے ان مظاہروں میں حصہ لیا۔ فسادیوں نے جگہ جگہ آگ لگا دی۔ اور جب آگ بجھانے والے انجنوں نے آگ بجھانی چاہی۔ تو ان کی مزاحمت کی گئی۔

**سٹاک ہالم۔ ۱۴؍اگست۔** ریش کے حشر کے متعلق پوٹسڈم کانفرنس کے فیصلہ کے بعد سینکڑوں جرمنوں نے خودکشی کر لی ہے۔ برلن میں ۱۲۰۰۔ لیپزگ میں ۶۰۰ اور ہمبرگ میں ۵۰۴ اور کولون میں ۳۰۰ آدمیوں نے خودکشی کی ہے۔ ان میں سے اکثریت دماغی کام کرنے والوں اور تاجروں کی تھی۔

**گوام ۱۴؍اگست۔** رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جاپانی سمندر میں موجودہ طیارہ برداروں سے ہوائی جہازوں کی ایک بھاری تعداد نے آج صبح ٹوکیو پر ہوائی حملہ کیا۔ ہوائی جہاز اس وقت کم بلندی سے بمباری کر رہے تھے۔ کہ کچھ بم جاپانی کیبنٹ کے کونسل چیمبر پر جہاں کیبنٹ کا اجلاس اتحادیوں کے جوابی نوٹ پر غور کرنے کے لئے ہو رہا تھا۔ گرے۔

**ماسکو ۱۴؍اگست۔** روسی اعلان مظہر ہے۔ کہ روسی فوجوں نے شمالی منچوریا پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ اب سنٹرل منچوریا کے میدان میں پہنچ رہی ہیں۔ اہم شہر کیٹھیار اور دوسری ریلوے لائنوں کو فوری خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگرچہ اب شمالی منچوریا میں جاپانیوں کی مزاحمت کی منظم لائن ختم ہو چکی ہے۔ پھر بھی جاپانی اکا دکا مزاحمت کر رہا ہے۔

**ماسکو ۱۴؍اگست۔** جنرل آئسن ہوور اور مارشل زوکوف بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ دعوت پر یہاں آئے ہیں۔

**لاہور ۱۴؍اگست۔** لاہور کارپوریشن کے ہیلتھ سٹاف نے لاہور میں مکھن بنانے والی کئی ڈیری فارموں پر چھاپے مارے اور بھاری تعداد میں بنا ہوا مکھن پکڑا۔ جو مکھن نہیں تھا۔ بلکہ کریم (ملائی) میٹھا تیل اور چاک کا مرکب تھا۔

**کلکتہ ۱۴؍اگست۔** سر این۔ این سرکار سابق لا ممبر حکومت ہند فوت ہو گئے ہیں۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** کل اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملک معظم شہنشاہ جارج ششم یوم فتح کی تقریبات کے دوران میں تقریر کرینگے۔ اور آپ کی تقریر ریڈیو پر نشر کی جائیگی۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** اتحادیوں نے جو نوٹ صلح کے متعلق جاپان کو بھیجا تھا۔ خیال ہے۔ کہ اس کا جواب ملنے ہی والا ہے۔ اس بارے میں ٹوکیو ریڈیو کے کچھ پیغام سنے گئے ہیں۔ کہ آج شام کے ۳½ بجے ایک اہم اعلان ہونے والا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی اعلان ہو جائیگا۔ کہ بادشاہ نے پوٹسڈم کی شرائط مان لی ہیں۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** پیرس سے اعلان ہوا ہے۔ کہ برلن سے خبر آئی ہے۔ کہ اتحادیوں کے نوٹ کا جواب مل گیا ہے۔ جو بہت لمبا چوڑا ہے۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** اگر جاپان نے اتحادیوں کی شرائط کو تسلیم نہ کیا۔ تو فوراً ہی سب سے بڑا حملہ جاپان پر کر دیا جائیگا۔ اس وقت اتحادی بیڑا چار گھنٹے کے اندر اندر ٹوکیو پہنچ سکتا ہے۔

**ماسکو ۱۴؍اگست۔** منچوریا میں روسی فوجیں مارتی دھاڑتی تین طرف سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور کئی اہم مقامات پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

**واشنگٹن ۱۴؍اگست۔** جاپانی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ اتحادیوں نے جو شرائط پوٹسڈم کانفرنس میں پاس کی تھیں۔ جاپانی حکومت نے انہیں تسلیم کر لیا ہے۔ اور حکومت کی طرف سے باقاعدہ ہتھیار ڈالنے کا جواب عنقریب اتحادیوں کو بھیج دیا جائیگا۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** لنڈن کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے بعد ۳ لاکھ ہزار سویلین ہندوستانیوں کو اس کی قید سے چھڑا لیا جائے گا۔ اسیطرح یہ بھی اندازہ ہے کہ چالیس ہزار ہندوستانی سپاہی اور افسر اس کی قید میں ہیں۔ بیس ہزار سے زیادہ سویلین لاپتہ ہیں۔ ان کے متعلق بھی یہ خیال ہے کہ شائد وہ جاپان کی قید میں ہوں۔

**واشنگٹن ۱۴؍اگست۔** امریکی نیوی کا ڈیپارٹمنٹ نے آج بہت سے امریکی جنگی جہازوں کی تیاری روک دینے کا اعلان کیا ہے۔ ان جہازوں کی تعداد ۹۵ ہے جن میں ۴۵ ہزار ٹن وزنی جنگی جہاز النیویس ۲۰ کروزر اور گیارہ تباہ کن جہاز شامل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان کی شکست یقینی ہے۔

**برلن ۱۴؍اگست۔** اسوقت برلن میں خودکشیوں کی رفتار ۲۵۰ ماہوار ہے۔ جرمن حکام کا خیال ہے کہ اتحادی مستقبل قریب میں برلن میں جلانے اور روشنی کرنے کی گیس کا انتظام بحال نہیں کرینگے۔ کیونکہ اس سے خودکشیوں کی رفتار میں اضافہ ہونے کا احتمال ہے۔

**واشنگٹن ۱۴؍اگست۔** خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان پر قبضہ کرنے والی اتحادی فوجوں کے سپریم کمانڈر کا عہدہ جنرل میکارتھر کو دیا جائیگا۔ جو جاپانی جنگ کے آغاز سے بحرالکاہل میں امریکی فوجوں کی کمان کر رہے ہیں۔ باخبر حلقوں میں یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ سرزمین جاپان پر قبضہ کا کام زیادہ تر امریکی فوجوں کے حصہ میں آئیگا۔

**پیرس ۱۴؍اگست۔** مارشل پیٹاں کے مقدمہ میں پبلک پراسیکیوٹر نے پانچ گھنٹوں کی لمبی تقریر کے بعد اس ۸۹ سالہ بوڑھے مارشل کے لئے پھانسی کی سزا کا مطالبہ کیا۔ اس مقدمہ میں ۱۷ روز تک گواہوں کی شہادتیں ہوتی رہیں۔

**لنڈن ۱۴؍اگست۔** سنڈے آبزرور کا پولیٹیکل نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اٹامک بم کے راز کی وجہ سے ممکن ہے۔ کہ روس متنازعہ امور کے متعلق اتحادیوں کی بعض باتوں کو ماننے کے لئے تیار ہو جائے۔

**لاہور ۱۴؍اگست۔** سونا -/۸۲ چاندی -/۱۳۳ پونڈ ۵۲/۰ روپے۔ امرتسر سونا -/۸۷ چاندی -/۱۳۲ پونڈ -/۵۲

**لائل پور ۱۴؍اگست۔** گندم -/۷/۱ روپے دال چنے ۸/۱۲/۰ روپے۔